بسم اللہ الرحمن الرحیم

کرنسی ایکسچینج کا کاروبار کرنے کا حکم

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ کیا کرنسی ایکسچینج حلال کاروبار ہے، اس سے نفع کمانا، جائز ہے؟

جواب

کرنسی ایکسچینج کا کاروبار جس میں ایک ملک کی کرنسی کے بدلے دوسرے ملک کی کرنسی خریدی اور بیچی جاتی ہے، یہ شرعاً جائز ہے، بشرطیکہ خرید و فروخت کے شرعی اصولوں کا لحاظ رکھا جائے، خصوصاً یہ کہ کرنسی کی خرید و فروخت حقیقی طور پر ہو اور یہ معاملہ طے شدہ ریٹ پر نقداً یعنی ہاتھوں ہاتھ کیا جائے؛ کیونکہ مختلف ممالک کی کرنسیاں فقہی اعتبار سے ایک ہی جنس شمار ہوتی ہیں اور ان کا باہم لین دین کمی بیشی کے ساتھ نقداً درست ہے، جبکہ ادھار ممنوع و ناجائز ہے۔ پس کرنسی ایکسچینج کا کاروبار جائز طریقے پر کرتے ہوئے نفع کمانا تجارت کے قبیل سے ہے اور حلال ہے۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: ﴿اَحَلَّ اللّٰهُ الْبَیْعَ وَ حَرَّمَ الرِّبٰوا﴾ ترجمہ کنز العرفان: ”اللہ نے خرید و فروخت کو حلال کیا اور سود کو حرام کیا۔“ (پارہ 3، سورۃ البقرۃ 2، آیت 275)

علامہ ابو الحسن علی بن ابی بکر الفرغانی المرغینانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (سال وفات: 593ھ/1197ء) لکھتے ہیں: ”ویجوز بیع الفلس بالفلسین بأعیانهما“ ترجمہ: ایک سکے کو دو سکوں کے عوض، دونوں بدلوں کو معین کر کے بیچنا جائز ہے۔ (الهداية شرح بداية، کتاب البیوع، باب الربا، جلد 3، صفحہ 63، دار احیاء التراث العربی، بیروت)

امام کمال الدین محمد بن عبد الواحد ابن الہمام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (سال وفات: 861ھ/1456ء) لکھتے ہیں: ”لو باع فلسا بفلسین دینا فإنه لا یجوز اتفاقا لأن حرمة النساء تثبت باتحاد الجنس“ ترجمہ: اگر کسی نے ایک سکے کو دو سکوں کے بدلے ادھار پر بیچا تو یہ بالاتفاق جائز نہیں؛ کیونکہ جنس کے متحد ہونے کی وجہ سے ادھار کی حرمت ثابت ہو جاتی ہے۔ (فتح القدیر، کتاب الشرکۃ، فصل ولا تنعقد الشرکۃ إلا بالدراهم والدنانیر والفلوس النافقة، جلد 6، صفحہ 168، دار الفکر، بیروت)

صدر الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (سال وفات: 1367ھ/1948ء) لکھتے ہیں: ”خود نوٹ کو نوٹ کے بدلے میں بیچنا بھی جائز ہے اور اگر دونوں معین کر لیں تو ایک نوٹ کے بدلے میں دو نوٹ بھی خرید سکتے ہیں، جس طرح ایک پیسہ سے معین دو پیسوں کو خرید سکتے ہیں۔ روپوں سے اس کو خریدا یا بیچا جائے تو جدا ہونے سے پہلے ایک پر قبضہ ہونا ضروری ہے۔ جو رقم اس پر لکھی ہوتی

ہے اُس سے کم و بیش پر بھی نوٹ کا بیچنا جائز ہے، دس کا نوٹ پانچ میں بارہ میں بیع کرنا درست ہے، جس طرح ایک روپیہ کے ۶۴ کی جگہ سو پیسے یا ۵۰ پیسے بیچے جائیں تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ "(بہار شریعت، جلد2، حصہ 11، صفحہ 832، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

شرعی کونسل بریلی شریف کے فیصلہ جات میں ہے: "ہر قسم کے کرنسی نوٹ خواہ ایک ملک کے ہوں یا مختلف ملک کے، سب ہی ثمن اصطلاحی اور مال متقوم ہیں۔ ممالک مختلفہ کے کرنسی نوٹ اگرچہ مختلف ناموں سے موسوم ہوں، نوع واحد ہیں؛ کہ ان سب کی اصل کاغذ ہے اور اغراض و مقاصد بھی متحد ہیں یعنی قوت خرید، اگرچہ کرنسی نوٹ مالیت میں مختلف ہیں اور یہ اختلاف تقوم کی قلت و کثرت کا ہے، نہ کہ نوع کا، یہ ایک ملک کے مختلف المالیۃ کرنسی نوٹ کی طرح ہیں۔ کرنسی نوٹوں کو دوسرے نوٹوں سے خواہ ایک ملک کے ہوں یا چند ممالک کے تعیین البدلین کے ساتھ ان پر لکھی ہوئی قیمتوں سے کم و بیش پر بیع کرنا، جائز ہے، البتہ ثمنیت کی وجہ سے احد البدلین پر قبضہ ضروری ہے۔ "(فیصلہ جات شرعی کونسل، صفحہ 109 ملتقطاً، مرکز الدراسات الاسلامیہ جامعۃ الرضا، بریلی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: FAM-1247

تاریخ اجراء: 14 محرم الحرام 1448ھ/30 جون 2026ء